© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقشِ آغاز

- عورت کی سربراہی، علماء کی ذمہ داریاں اور لائحہ عمل
- بلوچستان اسمبلی کا قتل
- جمہوری حکومت کا پہلا تحفہ؛ مجرموں کی آزادی
- مولانا نسیم احمد فریدی کا سانحۂ ارتحال

بالآخر انتخابات کے بعد انتقالِ اقتدار کا مرحلہ اور پاکستان میں حکومت و ریاست کے سیاسی ڈھانچے کی جمہوری تشکیل بھی بظاہر مکمل ہوگئی۔ قومی قیادت کی اہم ذمہ داریوں کی تکمیل کے آغازِ سفر میں جناب غلام اسحاق خان کی محتاط و پختہ کار اور بااختیار صدارت اور بے نظیر صاحبہ کی جواں سال "مؤنث وزارت" کے درمیان باہم سازگار اور ہم آہنگ رہنے کے بظاہر عہد و پیمان بھی باندھے جاچکے ہیں۔ حکومت اور ریاست کا موجودہ سیاسی ڈھانچہ اتنا متوازن ہے کہ نہ تو کسی فریق کو مکمل احساسِ شکست سے بدحال ہونا چاہئے اور نہ دوسرے فریق کو بے لگام فتح کے نشے میں مست ہونا چاہئے اس صورتِ حال میں میانہ روی، اعتدال، شائستگی، قانون پسندی، پابندیٔ دستور، رواداری، اسلامی تعلیمات کی پاسداری، برداشت، مفاہمت، پُرامن بقائے باہمی اور عدل و انصاف کے اقدار اور روایات کو اگر فروغ دیا جاتا تو روشن اور پُراعتماد مستقبل کی طرف قومی پیش رفت کی توقع بھی کی جاسکتی تھی۔

ملک کی تازہ ترین صورتِ حال، نئی حکومت، نئی وزارتیں، نیا نظام، نئے نعرے، نئے کردار، نئے اور کچھ پرانے چہرے قوم کے سامنے آگئے ہیں۔ اور مؤنث وزارتِ عظمیٰ بھی منظرِ عام پر سرِ بام آگئی ہے۔ قومی، ملکی، ملی اور بین الاقوامی سطح پر مثبت اور منفی ردِ عمل سے بھی قوم پوری طرح آگاہ ہوچکی ہے۔ ملک اور بیرونِ ملک اخبارات، رسائل، ماہنامو، ہفت روزوں اور روزناموں کے مضامین اور علماء کے خطبات جمعہ اور مواعظِ حسنہ میں عورت کی سربراہی کے مسئلہ پر دینی و اسلامی اور علمی نقطۂ نظر سے واضح، قطعی، ٹھوس مواد اور مفصل دلائل و براہین کے سامنے آجانے کے بعد اب شاید ہی کوئی فرد ہو جو اس کی حقیقت اور شرعی حیثیت سے ناواقف رہ گیا ہو۔

مگر اس سب کچھ کے باوجود بعض سیاسی قائدین اور مذہبی رہنماؤں کے جانب سے بھی نظامِ اسلام اور شریعت سے وابستگی کے دعوؤں کے باوصف جمہوریت کی دیوی پر نچھاور ہوتے ہوئے یہاں تک کہہ دینے میں کوئی باک نہیں محسوس کی جارہی کہ " بہت سی دوسری چیزوں کی طرح ہم نے عورت کی حکومت کو بھی مجبوراً قبول کرلیا ہے "۔ اور ایک محترم نے تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "ایسے دوسرے منکرات کی موجودگی میں گوارا تو کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے حق میں فتویٰ تو نہیں دیا جا سکتا"۔ مگر یاد رہے کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے جسے قرآن و حدیث کی نصوص اور پیغمبر انقلاب ﷺ کی تعلیمات اور ہدایات پر کامل یقین ہو وہ کسی منکر کے وجود کو بطور ایک امر واقعہ اور حادثہ کے تسلیم تو کر سکتا ہے مگر اس پر اظہار پسندیدگی، اسے جمہوری یا شرعی سندِ جواز اور دینی حجت فراہم کرنا یا اس کے قطعی منکر ہونے کے باوجود اس پر تسامح مداہنت، چشم پوشی یا گوارا اور محض برداشت کر لینے کی تلقین کرنا اس سے ممکن نہیں۔ حیرت ہے کہ دینِ اسلام، تحریک و انقلاب اور نفاذِ شریعت کے دعووں کی دھوم اور نعروں کی گونج میں یہ لوگ منکرات کے معاملہ میں ایک مسلمان کے رویئے کے بارے میں بس گوارا اور برداشت کر لینے کی نصیحت کر کے رک جاتے ہیں اور انہیں یہ محسوس بھی نہیں ہوتا کہ بحیثیت مسلمان کے ان کی ذمہ داریاں اس سے آگے کچھ اور بھی ہیں۔ مسلمان منکرات سے مفاہمت، مداہنت یا محض گوارا اور برداشت کرنے کو مقصدِ حیات نہیں سمجھتا۔ مسلمانوں میں تو غلبۂ اسلام اور انقلاب کی روح بے چین رہتی ہے انقلاب تجربہ اور خیر و شر کی کشمکش سے قوموں کی موت و حیات کا فیصلہ ہوتا رہتا ہے کارگاہِ حیات میں جو قومیں پھونک پھونک کر قدم رکھتیں اور اپنے ہر نفس کا محاسبہ کرتی رہتی ہیں وہ زندگی کی مستحق قرار پاتی ہیں اور دنیا میں ان کا وجود فیصلہ کن طاقت بن جاتا ہے ؎

دیدہ انجم میں ہے تیری زمیں آسماں — آہ کہ صدیوں سے ہے تیری فضا بے اذاں
جس میں نہ ہو انقلاب موت ہے وہ زندگی — روحِ امم کی حیات کشمکشِ انقلاب

ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مسلمان جیسی غیور اور جسور قوم کی سرکردہ رہنما اور قائد ایک نوجوان خاتون بنا کر قرآنی تعلیمات، واضح نصوص اور نبوی ﷺ ہدایات سے انحراف، بغاوت اور توہین، قومی و ملی روایات پردہ نشینی سے استہزاء اور عفت و عصمت کے آبگینوں کو چوراہوں پر توڑ دیا گیا ہے عورت جو امامت کبریٰ، امامت صغریٰ، شعائر اسلام، اذان، خطبہ، عیدین، اقامت جمعہ تک کی مکلف نہیں، جس کے لیے مسجد میں اعتکاف تک ممنوع ہے جسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقصات العقل والدین کہا ہے جسے طلاق کا اختیار نہیں دیا گیا حدود اور قصاص میں عورت کی شہادت کا کوئی اعتبار نہیں کیا گیا حقوق اور معاملات میں بھی اس کی تنہا گواہی مردوں کے بغیر تام نہیں، عورت کو عدالت کی قضا، وزارت کا قلمدان اور سیاست کے جھمیلوں سے بچانے کے لئے ان گراں بار ذمہ داریوں سے مستثنیٰ رکھ دیا گیا ہے۔ قتل خطا میں دیت اور تاوان بھی مرد ادا کرتے ہیں عورت پر قسامت تک کا وجوب نہیں جیسے ولایت نکاح تک کا اختیار نہیں۔ جن کے بارے میں واضح ارشاد ہے کہ اخروھن من حیث اخرھن اللہ اسے مسلمانوں کی ایک نظریاتی ریاست کے اقتدار اور سیاسی و قومی امور کی ولایت اور

© rasailojaraid.com